

مکاتیب

(۱)

۲۰۰۵ مارچ

محترم و مکرم مولانا محمد عمار خان ناصر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

سب سے پہلے تو آپ کو اور تمام مسلمانوں کو نیا بھری سال ۱۴۲۶ھ مبارک ہو۔ اللہ پاک مسلمانوں پر حم فرمائے اور تمام عالم میں دین کے زندہ ہونے کی شکلیوں کو وجود عطا فرمائے۔ آمین۔

”الشرعیہ“ کا ملنا بہت ہی حیرت کا سبب ہوا۔ یہ مختص زبانی الفاظ انہیں بلکہ حقیقت ہے کہ دینی رسالوں کے ایک جم غیر میں مجھے یہی رسالہ ایسا لگا کہ جسے میں اپنے پڑھے لکھ دوستوں میں پیش کر سکتا ہوں کہ اس میں بھولے سے بھی کوئی ایسی بات نہ ہوگی جس سے تنگ نظری اور دین کا سمخا کہ سامنے آتا ہو۔ پہلی بار میں نے رسالہ دیکھا تو اس میں راضیت پر آپ کے ابا جان مظلک کا انہائی متوازن مضمون دیکھا۔ اگلائی شمارہ ملاؤ قادیانیت پر شائع کردہ ایک کتاب پر تقدیری تبصرہ پڑھا۔ واللہ پہلی بار معلوم ہوا کہ علام بھی علماء کے کیوں ہوئے کام پر جان دار تبصرہ فرماسکتے ہیں اور قادیانیت چیزیں touchy موضوع پر لکھ موالو کی فنی چجان پہنچ کرنے کا حوصلہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد مجھے رسالے کا انتظار رہنے لگا۔ پھر آپ کے قبلہ ابا جان مظلک کی ایک تحریر پڑھی جس میں سوزدگی کے ساتھ سپاہ صحابہ کے طریق کا پر تھنخات کا اظہار کیا گیا تھا۔ آج رسالہ ملا ہے تو سب کام چھوڑ کر پہلے اسے مکمل کیا۔ میں پچھلے ماہ سے ڈاکٹر محمود گازی صاحب کے خطاب ”مغرب کا فکری و تہذیبی چلتیخ اور علمائی ذمداد ریاں“ کی اشاعت کے انتظار میں تھا۔ یہ پیاس آج بھی ہے، بلکہ یہ کہا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا کہ پیاس اب گئی ہے۔ میں کیا اور میری رائے کیا، لیکن یہ ضرور عرض کروں گا کہ مدارس اور ان کے نظام تعلیم کے بارے میں ایک عرصہ پہلے پڑھی ہوئی مولانا عیسیٰ منصوری صاحب کی کتاب کے بعد اس موضوع پر سب سے متوازن تحریر یہی ہے کہ جس میں نہ بڑبوالا پن ہے اور نہ معدتر والی مدل مذاہی۔ کاش ایسا ہو جائے کہ یہ مضمون چند مدارس میں باقاعدہ مطالعے اور مذاکرے کے لیے بھیجا جاسکے۔ کاش کہ علام